حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (رضی اللہ عنہ)

اسلام لانے سے پہلے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا نام عبد عمرو یا عبد الکعبہ تھا، سلام لانے پر حضور ﷺ نے نام عبدالرحمٰن رکھا۔ آپؓ بالکل ہی ابتدائی دور میں حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ترغیب پر اسلام لا کر سابقین اولین میں شامل ہوئے۔ آپؓ کا تعلق قبیلۂ قریش کے خاندان بنوزہرہ سے تھا۔ آپؓ عشرہ مبشرہ صحابی ہیں اور جنگ بدر لڑنے کا بھی اعزاز حاصل کیا۔ آپؓ کامیاب تاجر، مالدار اور نہایت ہی سخی صحابی تھے۔

دوسرے اصحاب کی طرح حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بھی اسلام لانے پر سختیوں کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ وہ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے بعد میں وہاں سے مکہ آئے اور اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مدینہ ہجرت کر گئے۔ حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب عبدالرحمٰن بن عوفؓ (مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ آئے تو) رسول کریم ﷺ نے ان کے اور سعد بن ربیعؓ کے درمیان بھائی چارہ کرا دیا۔ حضرت سعدؓ بہت دولت مند تھے، انہوں نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہا: انصار کو معلوم ہے کہ میں ان میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اس لیے میں اپنا آدھا آدھا مال اپنے اور آپ کے درمیان بانٹ دینا چاہتا ہوں اور میرے گھر میں دو بیویاں ہیں جو آپ کو پسند ہو میں اسے طلاق دے دوں گا اس کی عدت گزر جانے پر آپ اس سے نکاح کر لیں۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا اللہ تمہارے اہل و مال میں برکت عطا فرمائے، (مجھ کو اپنا بازار دکھلا دو) پھر وہ بازار سے اس وقت تک واپس نہیں آئے جب تک کچھ گھی اور پنیر بطور نفع بچا نہیں لیا۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں وہ حاضر ہوئے تو جسم پر زردی کا نشان تھا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ بولے کہ میں نے ایک انصاری خاتون سے شادی کر لی ہے۔ آپ ﷺ نے پوچھا مہر کیا دیا ہے؟ بولے ایک گٹھلی کے برابر سونا یا (یہ کہا کہ) سونے کی ایک گٹھلی دی ہے، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اب ولیمہ کرو خواہ ایک بکری ہی سے ہو۔ (صحیح بخاری 3781)۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بڑے سخی تھے۔ سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اپنی ایک زمین چالیس ہزار دینار میں فروخت کی۔ اور انہوں نے یہ ساری رقم بنوزہرہ کے فقراء، مہاجرین صحابہ اور امہات المومنین میں تقسیم کر دی۔ مسور کہتے ہیں: میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ کا حصہ لے کر ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے دریافت کیا کہ یہ رقم کس نے بھیجی ہے؟ میں نے عرض کیا: سیدنا عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے۔ سیدہؓ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی بیویوں کے حق میں فرماتے سنا ہے کہ میرے بعد صبر کی صفت سے متصف لوگ ہی تم پر شفقت و مہربانی کریں گے۔ اللہ تعالیٰ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو جنت کی سلسبیل سے سیراب فرمائے۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں مسند احمد 11763)۔

حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ اپنے گھر میں تھیں، کہ انہوں نے مدینہ میں ایک شور سنا، انہوں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ یہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا تجارتی قافلہ ہے جو ملک شام سے ضرورت کی ہر چیز لے کر آ رہا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ (اس قافلے میں) سات سو اونٹ تھے اور سارا مدینہ اس شور کی آواز سے گونج اٹھا۔ اس پر حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے دیکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے جنت میں داخل ہو رہے ہیں۔ یہ بات حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو پہنچی تو انہوں نے کہا میں پوری کوشش کروں گا کہ میں جنت میں (قدموں پر) چل کر داخل ہوں اور یہ کہہ کر اپنا سارا قافلہ مع سارے سامان تجارت اور کجاووں کے اللہ کی راہ میں صدقہ کر دیا (حیات الصحابہ ج 2، المعجم الکبیر ج 1 ح 267)۔ حضرت زہری فرماتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے اپنا آدھا مال چار ہزار درہم حضور ﷺ کے زمانے میں صدقہ کیے، پھر چالیس ہزار صدقہ کیے، پھر چالیس ہزار دینار اللہ کی راہ میں صدقہ کیے، پھر پانچ سو گھوڑے اللہ کی راہ میں دیے، پھر پندرہ سو اونٹ اللہ کی راہ میں دیے، آپ کا اکثر مال تجارت سے کمایا ہوا تھا۔ (حیات الصحابہ ج 2، المعجم الکبیر ج 1 ح 268)۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ کو اللہ نے مال بھی بہت دیا تھا لیکن وہ اللہ سے ڈرتے بھی بہت تھے۔ سعد بن ابراہیم سے ان کے والد ابراہیم نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے پاس کھانا لایا گیا (افطار کے لیے)۔ ان کا روزہ تھا۔ انہوں نے کہا، مصعب بن عمیرؓ شہید کر دیئے گئے، وہ مجھ سے افضل اور بہتر تھے لیکن انہیں جس چادر کا کفن دیا گیا (وہ اتنی چھوٹی تھی کہ) اگر اس سے ان کا سر چھپایا جاتا تو پاؤں کھل جاتے اور پاؤں چھپائے جاتے تو سر کھل جاتا تھا۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے کہا اور حمزہؓ بھی شہید کئے گئے، وہ مجھ سے بہتر اور افضل تھے۔ پھر جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، ہمارے لیے دنیا میں کشادگی دی گئی یا انہوں نے یہ کہا کہ پھر جیسا کہ تم دیکھتے ہو، ہمیں دنیا دی گئی، ہمیں تو اس کا ڈر ہے کہ کہیں یہی ہماری نیکیوں کا بدلہ نہ ہو جو اسی دنیا میں ہمیں دیا جا رہا ہے۔ اس کے بعد آپ اتنا روئے کہ کھانا نہ کھا سکے۔ (صحیح بخاری 4045)۔

شعبان 6 ہجری میں عبدالرحمٰن بن عوفؓ کا سریہ دومۃ الجندل ہوا۔ رسول اللہ ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو بلایا، اپنے سامنے بٹھا کر عمامہ خود باندھا اور ہدایات دیں کہ اللہ کے نام کے ساتھ اللہ کے راستے میں جہاد کرو جو اللہ کا انکار کرے اس سے لڑو، خیانت نہ کرنا، عہد خلافی نہ کرنا بچوں کو قتل نہ کرنا۔ انہیں دومۃ الجندل قبیلۂ کلب کی طرف بھیجتے ہوئے فرمایا اگر وہ تمہاری بات مان لیں تو اس کے سردار کی بیٹی سے نکاح کر لینا۔ جب وہ وہاں پہنچے تین دن قیام کیا اسلام کی دعوت دی اصبغ بن عمرو کلبی جو سردار تھے مسلمان ہوئے یہ پہلے مسیحی تھے اس کے علاوہ قبیلے کے بہت سے لوگ بھی مسلمان ہوئے اور جس نے چاہا جزیہ دے کر اپنے دین پر قائم رہا، عبدالرحمٰن بن عوفؓ اصبغ کی بیٹی سے نکاح کر کے مدینہ لائے جس سے ابو سلمہ پیدا ہوئے (طبقات ابن سعد ج 1)۔

عروہ بن مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے، انہوں نے اپنے والد سے روایت کی، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ (قافلے سے) پیچھے رہ گئے (پھر پورا قصہ بیان کیا مکمل تفصیل کے لیے اس حدیث کا حوالہ دیکھیں جو آگے آ رہا ہے، اور پھر کہا کہ) ہم لوگوں کے پاس پہنچے تو وہ نماز کے لیے کھڑے تھے، عبدالرحمٰن بن عوفؓ ان کو نماز پڑھا رہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے۔ جب انہیں نبی اکرم ﷺ (کی تشریف آوری) کا احساس ہوا تو پیچھے ہٹنے لگے۔ آپ نے انہیں اشارہ کیا (کہ نماز پوری کرو) تو انہوں نے نماز پڑھا دی، جب انہوں نے سلام پھیرا تو نبی اکرم ﷺ کھڑے ہو گئے، میں بھی کھڑا ہو گیا اور ہم نے وہ رکعت پڑھی جو ہم سے پہلے ہو چکی تھی۔ (صحیح مسلم 633 / INT274)۔ وہ چھ آدمی جن کو عمرؓ خلافت کے لیے نامزد کر گئے تھے (یعنی عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد اور عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم کہ ان میں سے کسی ایک کو اتفاق سے خلیفہ بنا لیا جائے) یہ سب جمع ہوئے اور مشورہ کیا۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے کہا خلیفہ ہونے کے لیے میں آپ لوگوں سے کوئی مقابلہ نہیں کروں گا۔ البتہ اگر آپ لوگ چاہیں تو آپ لوگوں کے لیے کوئی خلیفہ آپ ہی میں سے میں چن دوں۔ چنانچہ سب نے مل کر اس کا اختیار عبدالرحمٰن بن عوف کو دے دیا۔ چنانچہ پھر مشورہ کے بعد حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ پر بیعت کی اور پھر باقی لوگوں نے بھی بیعت کی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں صحیح بخاری 7207)۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ترکہ میں ایک ہزار اونٹ، تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے چھوڑے۔ اور بیس اونٹ ان کی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مقرر تھے۔ آپ وہاں سے پورے سال کی خوراک جمع کر لیتے تھے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ رسول اللہ ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے پہلے اور اس میں ان کو بلائے جانے سے بھی پہلے اسلام لائے۔ آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر، احد، خندق اور تمام غزوات میں شرکت کی۔ (تفصیل کے لیے دیکھیں المستدرک حاکم 5350)۔ جنگ احد کے دن حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو اکیس زخم آئے تھے، آپ کے پاؤں میں بھی زخم آیا تھا جس کی وجہ سے آپ لنگڑا کر چلتے تھے۔ (المستدرک حاکم 5345)۔ آپؓ نے تجارت کے ساتھ زراعت کو بھی اختیار کیا۔ آپؓ کے ترکہ میں سونے کی اینٹیں بھی تھیں جو اتنی بڑی تھیں کہ کلہاڑی سے کاٹ کاٹ کر تقسیم کی گئیں اور کاٹنے والوں کے ہاتھوں میں آبلے پڑ گئے۔

یعقوب بن ابراہیم بن سعد کہتے ہیں: عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت عثمانؓ کے دور خلافت کے نویں سال میں فوت ہوئے، حضرت عثمانؓ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، وفات کے وقت ان کی عمر 75 سال تھی (المستدرک حاکم 5333)۔ آپؓ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضرت ابو بکرؓ کے قریبی ساتھی رہے، حضرت عمرؓ کی کئی فقہی مسائل میں مدد کی، عراق پر فوج کشی کے لیے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کا نام بطور امیر بھی انہوں نے ہی تجویز کیا۔ جب حضرت عمرؓ کو نماز میں زخمی کیا گیا تو پھر حضرت عمرؓ نے نماز پڑھانے کے لیے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کو آگے کیا۔ حضرت علیؓ نے ان کی وفات پر کہا: اے ابن عوف جاؤ، تم نے اس دنیا کا صاف حصہ پا لیا اور اس کے گندے حصہ سے آگے بڑھ گئے (طبقات ابن سعد ج 2)۔

مزید حوالاجات اس ویب سائٹ پر موجود ہیں
https://ur.m.wikipedia.org/wiki/عبدالرحمن_بن_عوف

Qeemti Zindagi